ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

USMAN NOTES
www.usmannotes.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1980

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن وتفسیر

کورس: ترجمہ قرآن-6 (1980)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن وتفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6 تا 10)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف کا مطالعہ کر کے ترجمہ اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

اہم وضاحت: اس کورس کے ہر سوال میں مکمل سورتوں یا درجنوں آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں لفظی ترجمہ اہم الفاظ کی جدولوں کی صورت میں اور بامحاورہ ترجمہ آیات کے گروہوں کی صورت میں مکمل سلسلے کے ساتھ، معروف اردو تراجم کے مفہوم کی روشنی میں اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ طالب علم ہر آیت کا مفہوم سمجھ کر خود پورا ترجمہ تحریر کر سکے۔ آیات کا عربی متن اس گائیڈ میں نقل نہیں کیا گیا؛ اصل متن اور حتمی تصدیق کے لیے مصحف اور نصابی کتاب سے رجوع لازم ہے۔ یہ گائیڈ خالصتاً علمی و تدریسی نوعیت کی ہے؛ کسی شرعی حکم کا کسی فرد یا واقعے پر اطلاق اہلِ علم اور مجاز اداروں کا کام ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

امتحانی مشق نمبر 2 یونٹ نمبر 6 تا 9 پر مشتمل ہے اور اس میں بھی پانچ سوالات ہیں، ہر سوال کے بیس نمبر، کل نمبر سو اور کامیابی کے نمبر پچاس ہیں۔ سوالات ترتیب سے یہ ہیں: سورۃ المدثر مکمل، سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء مکمل، سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ المطففین مکمل، سورۃ الاعلیٰ سے سورۃ البلد تک کی چار سورتیں، اور سورۃ الضحیٰ سے سورۃ العادیات تک کی آٹھ سورتیں؛ گویا اس مشق میں مجموعی طور پر چار سو نائد آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ یہ تمام ساتر بیانی حصے زیادہ تر قیامت، جزا و سزا اور اخلاقی تربیت کے مضامین پر مشتمل ہیں اور جزو عمّ کی سورتوں کی وجہ سے حفظ و تلاوت میں بھی عام ہیں۔ اس گائیڈ میں ہر جواب اسی ترتیب سے دیا گیا ہے جو پہلی مشق میں اختیار کی گئی تھی: تعارف، لفظی ترجمے کا جدول، گروہ وار بامحاورہ ترجمہ، اہم نکات اور اختتام۔ طالب علم سے گزارش ہے کہ وہ مشکل الفاظ کی جدولیں پہلے ازبر کرے، پھر بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر خود اپنے الفاظ میں لکھنے کی مشق کرے، یہی اس امتحانی مشق کا اصل مقصد ہے۔

سوال نمبر 1 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المدثر کی آیت نمبر 01 تا 56 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

سورۃ المدثر قرآن مجید کی چوہترویں سورت ہے۔ یہ مکی سورت ہے اور اس کی کل چھپن آیات ہیں، جو اس سوال میں آغاز سے آخر تک مطلوب ہیں۔ مفسرین کے نزدیک یہ نزولِ وحی کے ابتدائی دور کی سورتوں میں سے ہے اور بعض روایات کے مطابق سورۃ الفاتحہ اور سورۃ العلق کے بعد دعوتِ رسالت کے باقاعدہ آغاز کا فرمان اسی سورت سے ہوتا ہے: ”اٹھیے اور ڈرائیے“۔ ”المدثر“ کا مطلب ہے چادر اوڑھنے والا، اور آغاز میں اسی خطاب سے حضور ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ سورت کے مرکزی مضامین یہ ہیں: رسالت کی ذمہ داری اور اس کے تقاضے، سرکش مالدار کی مذمت جسے مفسرین عموماً ولید بن مغیرہ کی صورت میں بیان کرتے ہیں، جہنم یعنی سقر کا بیان اور اس کے فرشتوں کی

تعداد کا راز، اور آخر میں اہلِ جنت و اہلِ دوزخ کا مکالمہ جس سے دوزخ میں جانے کے اسباب پوری صراحت سے سامنے آتے ہیں۔ جواب میں پہلے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول میں اور پھر پوری سورت کا بامحاورہ ترجمہ تین گروہوں میں پیش کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: ”اَلْمُدَّثِّرُ“ یعنی چادر اوڑھنے والا، ”قُمْ فَاَنْذِرْ“ یعنی اٹھیے اور ڈرائیے، ”وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ“ یعنی اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کیجیے، ”وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ“ یعنی اپنے کپڑے پاک رکھیے، ”وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ“ یعنی گندگی (بت پرستی) سے الگ رہیے، ”وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ“ یعنی زیادہ لینے کی غرض سے احسان نہ کیجیے، ”النَّاقُورِ“ یعنی صور، ”عَسِيرٌ“ یعنی سخت، مشکل، ”ذَرْنِي“ یعنی مجھے چھوڑ دیجیے، ”وَحِيدًا“ یعنی اکیلا، ”مَمْدُودًا“ یعنی پھیلا ہوا، کشادہ، ”مَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا“ یعنی میں نے اس کے لیے ہر چیز ہموار کر دی، ”عَنِيدًا“ یعنی سرکش، ہٹ دھرم، ”سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا“ یعنی میں اسے سخت چڑھائی پر چڑھاؤں گا، ”فَقَدَّرَ“ یعنی اس نے اندازہ لگایا، سوچا، ”عَبَسَ وَبَسَرَ“ یعنی اس نے ترش روئی اختیار کی اور منہ بسورا، ”سَقَرَ“ یعنی جہنم کا نام، ”لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ“ یعنی چمڑی کو جھلسا دینے والی، ”فِتْنَةً“ یعنی آزمائش، ”مُسْتَيْقِنِينَ“ یعنی یقین کرنے والے، ”سَلَكَكُمْ“ یعنی تمہیں داخل کیا، اور ”الْيَقِينُ“ یعنی موت۔ یہ الفاظ سورت کی سنگینی کو سمجھنے کی کنجی ہیں۔

جدول 1: سورۃ المدثر کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَلْمُدَّثِّرُ	چادر اوڑھنے والا	النَّاقُور	صور
الرُّجْز	گندگی، بت پرستی	عَنِيدًا	سرکش، ضدّی
صَعُودًا	سخت چڑھائی	عَبَسَ وَبَسَرَ	ترش ہوا، منہ بسورا
سَقَر	جہنم (کا نام)	لَوَّاحَة	جھلسا دینے والی

تمہیں داخل کیا	سَلَكَكُمْ	آزمائش	فِتْنَة
سفارش	الشَّفَاعَة	موت (یقینی چیز)	الْيَقِين

بامحاورہ ترجمہ: آیات 1 تا 30

اے چادر اوڑھنے والے! اٹھیے اور ڈرایئے، اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیے، اور گندگی سے الگ رہیے، اور زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے احسان نہ کیجیے، اور اپنے رب کے لیے صبر کیجیے۔ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی، تو وہ دن بڑا سخت دن ہو گا، کافروں کے لیے آسان نہیں ہو گا۔ مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دیجیے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا، اور اس کے لیے کشادہ مال بنایا، اور حاضر رہنے والے بیٹے دیے، اور اس کے لیے (ہر چیز) خوب ہموار کر دی؛ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھاؤں۔ ہرگز نہیں! بے شک وہ ہماری آیات کا سرکش مخالف ہے۔ میں عنقریب اسے سخت چڑھائی پر چڑھاؤں گا۔ بے شک اس نے سوچا اور اندازہ لگایا؛ تو وہ ہلاک ہو، کیسا اندازہ لگایا! پھر وہ ہلاک ہو، کیسا اندازہ لگایا! پھر اس نے دیکھا، پھر ترش رو ہوا اور منہ بسورا، پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا، تو کہا: یہ تو بس وہی جادو ہے جو (پہلوں سے) نقل ہوتا آیا ہے؛ یہ تو محض انسان کا کلام ہے۔ میں عنقریب اسے سقر میں داخل کروں گا۔ اور آپ کیا جانیں سقر کیا ہے؟ وہ نہ باقی چھوڑتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے؛ چمڑی کو جھلسا دینے والی ہے؛ اس پر انیس (فرشتے نگران) ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 31 تا 47

اور ہم نے دوزخ کے نگران صرف فرشتے مقرر کیے ہیں، اور ہم نے ان کی یہ تعداد کافروں کے لیے آزمائش بنائی ہے، تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں، اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے، اور اہلِ کتاب اور مومنین شک نہ کریں، اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ اللہ نے اس مثال سے کیا مراد لی ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے؛ اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا؛ اور یہ (سورت) تو انسانوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔ ہرگز نہیں! قسم ہے چاند کی، اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیرے، اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے؛ بے شک وہ (سقر) بڑی (نشانیوں) میں سے ایک ہے، انسانوں کے لیے ڈرانے والی ہے، تم میں سے اس

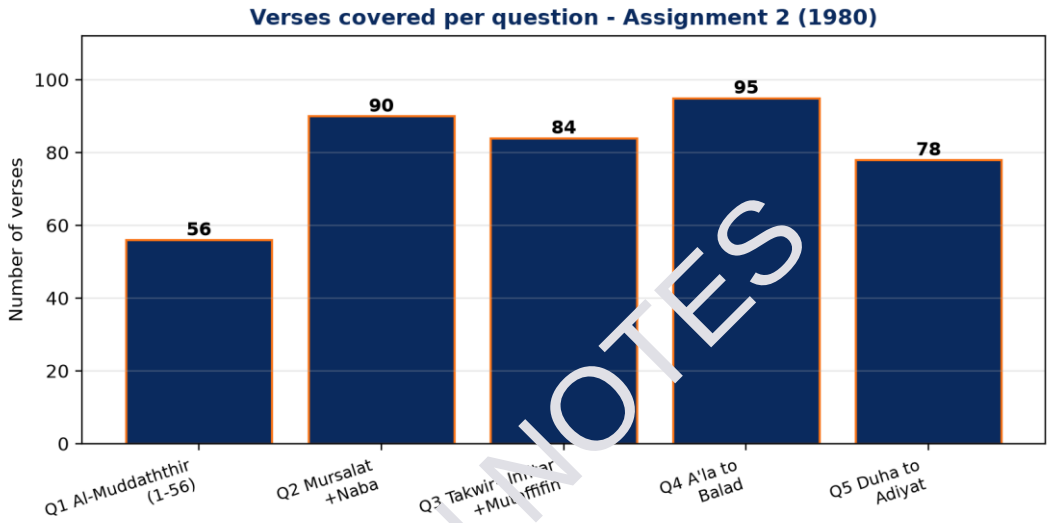
کے لیے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے۔ ہر شخص اپنے کمائے ہوئے اعمال کے بدلے گروی ہے، مگر داہنے ہاتھ والے (خوش نصیب)؛ وہ باغات میں ہوں گے، مجرموں سے پوچھتے ہوں گے: تمہیں سقر میں کس چیز نے داخل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے، اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور ہم باطل میں ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوبا کرتے تھے، اور ہم جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں یقینی چیز (موت) آگئی۔

بامحاورہ ترجمہ: آیات 48 تا 56

پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ پھر انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں، گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگ رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے صحیفے دیے جائیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہرگز نہیں! بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے؛ پس جو چاہے اس سے نصیحت لے۔ اور وہ نصیحت نہیں لیں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے؛ وہی تقویٰ کے لائق ہے اور بخشش کے لائق ہے۔

اہم نکات اور حاصل

سورت کے پاکیزہ اسباق میں سب سے قیمتی سبق آیات 42 تا 46 میں ہے جہاں دوزخی خود اپنے انجام کے چار اسباب گنواتے ہیں: نماز کا ترک، مسکین کو نہ کھلانا، باطل گروہوں کی صحبت میں وقت برباد کرنا، اور قیامت کا انکار۔ گویا نجات کا راستہ اس کے برعکس چار عملوں پر ہے: نماز، غربا کی خدمت، نیک صحبت اور آخرت کا یقین۔ اسی طرح آیات 1 تا 7 داعی کے لیے مکمل ضابطہ ہیں: جلد آغاز، توحید کی بڑائی، ظاہری و باطنی پاکیزگی، نیکی میں بے غرضی اور صبر۔ فرشتوں کی تعداد "انیس" کو آزمائش قرار دینا بتاتا ہے کہ غیبی امور میں اہلِ ایمان کا رویہ جھگڑا نہیں، تسلیم و یقین ہوتا ہے۔



شکل 1: مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد (کورس 1980)۔

اختتام

مختصر یہ کہ سورۃ المدثر دعوت کا آغاز، سرکشی کی مذمت اور آخرت کی تیاری کا پیغام ہے۔ آیات 1 تا 7 اور آیات 38 تا 47 کے ترجمے اس سوال میں خاص اہمیت رکھتے ہیں اور انہیں روانی سے یاد کیا جائے۔

سوال نمبر 2 (20 نمبر)

سوال: سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء کی آیات کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں دو مکی سورتوں کا مکمل ترجمہ مطلوب ہے: سورۃ المرسلات (سورت نمبر 77، پچاس آیات) اور سورۃ النباء (سورت نمبر 78، چالیس آیات)، یعنی کل نوے آیات۔ دونوں سورتوں کا مرکزی مضمون قیامت کی حتمی آمد اور جزا و سزا کی حقیقت ہے۔ سورۃ المرسلات ہواؤں کی قسموں سے شروع ہوتی ہے اور اس میں "اس دن جھٹلانے

والوں کے لیے تباہی ہے" کا پر سوز جملہ دس مرتبہ تکرار کے ساتھ آیا ہے، جو اس سورت کی پہچان ہے اور ہر مرتبہ ایک نئی دلیل یا نئے منظر کے بعد آتا ہے۔ سورۃ النباء قیامت کی اس "بڑی خبر" سے شروع ہوتی ہے جس کے بارے میں کفار آپس میں سوال و اختلاف کر رہے تھے، پھر قدرت کی نشانیاں، جہنم کی تفصیل اور متقین کی نعمتیں بیان کر کے روح اور فرشتوں کی صف بستہ حاضری پر اختتام پذیر ہے۔ جواب میں دو جدولوں کے بجائے ایک مشترکہ لفظی جدول دیا گیا ہے، جس کے بعد المرسلات کا مکمل ترجمہ اور پھر النباء کا مکمل ترجمہ دو حصوں میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ کوئی آیت مفہوم سے باہر نہ رہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا" یعنی پے در پے بھیجی ہوئی ہوائیں، "اَلْعَاصِفَاتِ عَصْفًا" یعنی زور سے چلنے والی آندھیاں، "النَّاشِرَاتِ نَشْرًا" یعنی بادلوں کو پھیلانے والیاں، "الْفَارِقَاتِ فَرْقًا" یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والیاں، "اَلْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا" یعنی وحی ڈالنے والے فرشتے، "طُمِسَتِ النُّجُومُ" یعنی ستارے بے نور کر دیے جائیں گے، "فُرِجَتِ السَّمَاءُ" یعنی آسمان پھاڑ دیا جائے گا، "يَوْمِ الْفَصْلِ" یعنی فیصلے کا دن، "مِيقَاتًا" یعنی سمیٹ کر رکھنے والی، "رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ" یعنی اونچے پہاڑ، "عَذْبًا فُرَاتًا" یعنی میٹھا، خوشگوار پانی، "انْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ" یعنی اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو، "كَالْقَصْرِ" یعنی محل جیسے (شرارے)، "جِمَالَتٌ صُفْرٌ" یعنی زرد اونٹ، "النَّبَإِ الْعَظِيمِ" یعنی بڑی خبر، یعنی قیامت، "مِهَادًا" یعنی بچھونا، فرش، "أَوْتَادًا" یعنی میخیں، "سُبَاتًا" یعنی آرام، "لِبَاسًا" یعنی پوشاک، پردہ، "سِرَاجًا وَهَّاجًا" یعنی روشن بھڑکتا چراغ یعنی سورج، "الْمُعْصِرَاتِ" یعنی پانی بھرے بادل، "ثَجَّاجًا" یعنی موسلا دھار، "مِرْصَادًا" یعنی گھات، تاک کا مقام، اور "أَحْقَابًا" یعنی لمبے زمانے، مدتوں۔

جدول 1: سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
اَلْمُرْسَلَات	بھیجی ہوئی ہوائیں	اَلْعَاصِفَات	آندھیاں
طُمِسَت	مٹا دیے گئے، بے نور	يَوْمِ الْفَصْل	فیصلے کا دن

میٹھا پانی	فُرَاتًا	سمیٹنے والی (زمین)	كِفَاتًا
بچھونا، فرش	مِهَادًا	بڑی خبر (قیامت)	النَّبَإِ الْعَظِيمِ
آرام، نیند	سُبَاتًا	میخیں	أَوْتَادًا
مدتیں، زمانے	أَحْقَابًا	گھات، تاک	مِرْصَادًا

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ المرسلات (مکمل، 50 آیات)

قسم ہے پے در پے بھیجی ہوئی ہواؤں کی، پھر زور سے چلنے والی آندھیوں کی، پھر (بادلوں کو) پھیلانے والیوں کی، پھر (حق و باطل میں) خوب فرق کرنے والیوں کی، پھر نصیحت ڈالنے والے (فرشتوں) کی، عذر کے طور پر یا ڈرانے کے لیے؛ بے شک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ پھر جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے، اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا، اور جب پہاڑ اڑا کر ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے، اور جب رسولوں کو مقررہ وقت پر جمع کیا جائے گا؛ کس دن کے لیے (یہ سب) مؤخر کیا گیا تھا؟ فیصلے کے دن کے لیے۔ اور آپ کیا جانیں فیصلے کا دن کیا ہے؟ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر ہم ان کے پیچھے پچھلوں کو بھی بھیجیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اسے ایک مقررہ اندازے تک ایک محفوظ جگہ میں رکھا؛ پھر ہم نے اندازہ کیا، پس ہم کیا ہی اچھے اندازہ کرنے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا، زندوں اور مردوں کو؟ اور ہم نے اس میں بلند پہاڑ بنائے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ (ان سے کہا جائے گا:) اس چیز کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے؛ تین شاخوں والے سائے کی طرف چلو، جو نہ سایہ دار ہے اور نہ شعلوں سے بچانے والا ہے۔ بے شک وہ (آگ) محل جیسے بڑے شرارے پھینکتی ہے، گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ وہ بول نہیں سکیں گے، اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ عذر پیش کریں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ فیصلے کا دن ہے؛ ہم نے تمہیں اور پہلے لوگوں کو جمع کر لیا ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو میرے خلاف چل کر

دکھاؤ۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ بے شک پرہیز گار لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے، اور ان پھلوں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔ (کہا جائے گا:) کھاؤ اور پیو مزے سے، ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے رہے۔ بے شک ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ (اے مجرمو!) کھالو اور تھوڑا فائدہ اٹھالو، بے شک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے: رکوع کرو، تو وہ رکوع نہیں کرتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پس اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ النباء، آیات 1 تا 20

وہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ اس بڑی خبر کے بارے میں، جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں! عنقریب وہ جان لیں گے۔ پھر (سنو) ہرگز نہیں! عنقریب وہ جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں؟ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام بنایا۔ اور ہم نے رات کو پوشاک (پردہ) بنایا۔ اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اور ہم نے ایک روشن بھڑکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی اتارا، تاکہ ہم اس سے اناج اور سبزہ اگائیں، اور گھنے باغات۔ بے شک فیصلے کا دن مقررہ وقت ہے؛ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم گروہ در گروہ آجاؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے بن جائے گا۔ اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے تو وہ سراب (ریت کی چمک) ہو جائیں گے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ النباء، آیات 21 تا 40

بے شک جہنم گھات میں ہے؛ سرکشوں کا ٹھکانا ہے؛ وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ وہ اس میں نہ کوئی ٹھنڈک چکھیں گے اور نہ کوئی مشروب، سوائے کھولتے پانی اور پیپ کے؛ یہ پورا پورا بدلہ ہو گا۔ بے شک وہ حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے، اور انہوں نے ہماری آیات کو بری طرح جھٹلایا۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔ پس (کہا جائے گا:) مزہ چکھو، اب ہم تمہارے عذاب ہی میں اضافہ کریں گے۔ بے شک پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے: باغات اور انگور، اور ہم عمر نوخیز لڑکیاں، اور چھلکتے ہوئے

جام۔ وہ وہاں نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے بدلہ ہے، گنتی کے مطابق عطیہ۔ (وہ رب) آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے اس کا مالک ہے، بڑا مہربان ہے؛ وہ اس سے بات کرنے کی قدرت نہیں رکھیں گے۔ جس دن روح (جبریل) اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی بات نہیں کرے گا سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور وہ درست بات کہے۔ یہی وہ سچا دن ہے؛ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنالے۔ بے شک ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے؛ جس دن آدمی دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور کافر کہے گا: کاش! میں مٹی ہوتا۔

اہم نکات اور حاصل

دونوں سورتوں کا مشترک پیغام یہ ہے کہ قیامت محض ایک بے بنیاد خبر نہیں بلکہ کائنات کی تمام نشانیوں سے ثابت ہونے والی حقیقت ہے۔ المرسلات میں دس مرتبہ دہرایا گیا وعیدی جملہ اصل میں دلیل و وعید کا باری باری آنا ہے، جو تربیت کے اسلوب میں زجر و تنبیہ کی بہترین صورت ہے۔ النباء میں نعمت کی نعمتوں کو رب کی طرف سے "گنتی کے مطابق عطیہ" کہا گیا ہے اور آخری آیت میں کافر کی حسرت "کاش میں مٹی ہوتا" انسان کو آج ہی فیصلہ کرنے پر ابھارتی ہے۔ دونوں سورتوں کو ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اختصار کے باوجود آخرت کی مکمل تصویر موجود ہے: حشر، حساب، جنت اور دوزخ۔ اس سوال کے ترجمے میں خاص خیال رکھا جائے کہ المرسلات کی تکرار کو بھی مکرر لکھا جائے، یہی اس سورت کا حسن ہے۔

اختتام

خلاصے کے طور پر المرسلات وعید کی اور النباء دلیل و بشارت کی جامع سورتیں ہیں۔ طالب علم المرسلات کی تکرار والے جملے اور النباء کی آخری دس آیات کے ترجمے خاص توجہ سے لکھے تو جواب مکمل اور پُر اثر ہو گا۔

سوال نمبر 3 (20 نمبر)

سوال: سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ المطففین کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں جزو عمّ کے ابتدائی حصے کی تین مکی سورتوں کا مکمل ترجمہ طلب کیا گیا ہے۔ سورۃ التکویر (سورت نمبر 81، انتیس آیات)، سورۃ الانفطار (سورت نمبر 82، انیس آیات) اور سورۃ المطففین (سورت نمبر 83، چھتیس آیات)؛ مجموعی طور پر چوراسی آیات بنتی ہیں۔ تینوں سورتوں کا آغاز قیامت کے ہولناک مناظر سے ہوتا ہے: سورج کا لپیٹا جانا، آسمان کا پھٹنا اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وعید۔ التکویر میں قیامت کی بارہ علامتوں کے بعد قرآن کی صداقت پر قسمیں ہیں؛ الانفطار میں انسان کو اس غرور پر تنبیہ ہے جو اسے اپنے کریم رب سے غافل کر دیتا ہے؛ اور المطففین معاشی بد دیانتی کی مذمت سے شروع ہو کر نیکوں کی کتاب "عِلِّیّین" اور بدوں کی کتاب "سِجِّین" کے تذکرے پر اختتام پاتی ہے۔ جواب میں پہلے تینوں سورتوں کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ ایک جدول میں دیا گیا ہے، پھر ہر سورت کا بامحاورہ ترجمہ الگ الگ مکمل پیش کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "کُوِّرَتْ" یعنی لپیٹ دیا جائے گا، "انکَدَرَتْ" یعنی بے نور ہو کر جھڑ پڑیں گے، "العِشَارُ عُطِّلَتْ" یعنی حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی، "الْوُحُوشُ حُشِرَتْ" یعنی جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے، "الْبِحَارُ سُجِّرَتْ" یعنی سمندر بھڑکا دیے جائیں گے، "النُّفُوسُ زُوِّجَتْ" یعنی جانیں ملا دی جائیں گی (اپنے اعمال یا ہمجولیوں کے ساتھ)، "الْمَوْءُودَةُ" یعنی زندہ دفن کی گئی لڑکی، "الصُّحُفُ نُشِرَتْ" یعنی اعمال نامے کھول دیے جائیں گے، "كُشِطَتِ السَّمَاءُ" یعنی آسمان کی کھال اتار لی جائے گی، "الْخُنَّسِ" یعنی پیچھے ہٹنے والے ستارے، "الْكُنَّسِ" یعنی چھپ جانے والے، "عَسْعَسَ" یعنی جب رات پیٹھ پھیر کر جائے، "تَنَفَّسَ" یعنی صبح نے سانس لیا یعنی نمودار ہوئی، "انفَطَرَتْ" یعنی پھٹ جائے گا، "فُجِّرَتْ" یعنی بہا دیے جائیں گے، "بُعْثِرَتْ" یعنی الٹ پلٹ کر دی جائیں گی، "مَا غَرَّكَ" یعنی تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا، "فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ" یعنی تجھے درست کیا اور متناسب بنایا، "حَافِظِينَ" یعنی نگہبان فرشتے، "الْمُطَفِّفِينَ" یعنی ناپ تول میں کمی کرنے والے، "يَسْتَوْفُونَ" یعنی پورا لیتے ہیں، "يُخْسِرُونَ" یعنی کم دیتے ہیں،

"سِجِّيْنٌ" یعنی بدکاروں کا اعمال نامہ، قید خانہ، "عِلِّيُّوْنَ" یعنی نیکوں کا بلند مقام کا اعمال نامہ، "رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ" یعنی ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا، "رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ" یعنی مہر شدہ خالص شرابِ طہور، "مِسْكٌ" یعنی مشک، اور "تَسْنِيْم" یعنی جنت کی اعلیٰ چشمے کا نام۔

جدول 1: سورۃ التکویر، الانفطار اور المطففین کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
كُوِّرَتْ	لپیٹ دی جائے گی	انْكَدَرَتْ	بے نور جھڑ پڑیں گے
الْمَوْءُوْدَةُ	زندہ دفن لڑکی	الصُّحُفُ	اعمال نامے، صحیفے
الْخُنَّسِ	پیچھے ہٹنے والے ستارے	انْفَطَرَتْ	پھٹ جائے گا
بُعْثِرَتْ	الٹ پلٹ کی گئیں	مَا غَرَّكَ	کس نے دھوکا دیا
الْمُطَفِّفِيْنَ	ناپ تول میں کمی کرنے والے	سِجِّيْنٍ	بدوں کا دفتر
عِلِّيُّوْنَ	نیکوں کا بلند دفتر	تَسْنِيْم	جنت کا اعلیٰ چشمہ

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ التکویر (مکمل، 29 آیات)

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، اور جب ستارے بے نور ہو کر جھڑ پڑیں گے، اور جب پہاڑ چلا دیے جائیں گے، اور جب حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی، اور جب جنگلی جانور اکٹھے کر دیے جائیں گے، اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے، اور جب جانیں (اپنے جیسے لوگوں یا اعمال کے ساتھ) ملا دی جائیں گی، اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی تھی، اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے، اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی، اور جب جہنم بھڑکا دی جائے گی، اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی؛ (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے حاضر کیا ہے۔ پس میں پیچھے ہٹنے والے ستاروں کی قسم کھاتا ہوں، جو چلتے ہیں اور چھپ

جاتے ہیں؛ اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیرے، اور صبح کی قسم جب وہ نمودار ہو؛ بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک معزز پیغامبر (جبریل) کا لایا ہوا کلام ہے، جو قوت والا ہے، عرش والے (اللہ) کے نزدیک مرتبے والا ہے؛ وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے، وہ امانت دار ہے۔ اور تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) دیوانے نہیں ہیں۔ اور بے شک انہوں نے اس (فرشتے) کو روشن افق پر دیکھا ہے۔ اور وہ غیب کے بارے میں بخیل نہیں ہیں۔ اور یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا کلام نہیں ہے۔ پس تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے؛ اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔ اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ تمام جہانوں کا رب اللہ چاہے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الانفطار (مکمل، 19 آیات)

جب آسمان پھٹ جائے گا، اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے، اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے، اور جب قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی؛ (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ اے انسان! تجھے اپنے کریم رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے متناسب بنایا؛ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر بنا دیا۔ ہرگز نہیں! بلکہ تم جزا کو جھٹلاتے ہو۔ اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں: معزز لکھنے والے (فرشتے)، جو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے؛ وہ اس میں جزا کے دن داخل ہوں گے، اور وہ اس سے غائب ہونے والے نہیں۔ اور آپ کیا جانیں جزا کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کیا جانیں جزا کا دن کیا ہے؟ وہ دن کہ کوئی جان کسی جان کے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھے گی، اور اس دن اختیار صرف اللہ کا ہو گا۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ المطففین (مکمل، 36 آیات)

تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے؛ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ اٹھائے جانے والے ہیں، ایک بڑے دن کے لیے، جس دن لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے؟ ہرگز نہیں! بے شک بدکاروں کا اعمال نامہ سجّین میں ہے۔ اور آپ کیا جانیں سجّین کیا ہے؟ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے، جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھنے والا گناہگار ہو۔ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر ان کے کیے

ہوئے (اعمال) کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہر گز نہیں! بے شک وہ اس دن اپنے رب سے اوجھل (محروم) رہیں گے۔ پھر بے شک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا: یہی ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہر گز نہیں! بے شک نیکوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے۔ اور آپ کیا جانیں علّیین کیا ہے؟ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے، جسے مقرب (فرشتے) دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے؛ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے؛ تم ان کے چہروں پر نعمت کی تازگی پہچانو گے۔ انہیں مہر شدہ خالص مشروب پلایا جائے گا، جس کی مہر مشک کی ہو گی؛ اور اسی میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہو گی؛ وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پیتے ہیں۔ بے شک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے؛ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے؛ اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو مزے لیتے ہوئے لوٹتے تھے؛ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے: بے شک یہ لوگ گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے؛ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ کیا کافروں کو ان کے کیے کا پورا بدلہ مل گیا؟ (یقیناً مل گیا۔)

اہم نکات اور حاصل

تینوں سورتوں کے اسباق درج ذیل ہیں: التکویر میں زندہ دفن لڑکی کا سوال ظلم کی اس انتہا کی تصویر ہے جہاں بے آواز مظلوم خود سوال بن کر ظالم کے سامنے کھڑا ہو گا؛ یہ کمزور طبقوں کے حقوق کی ابدی دستاویز ہے۔ الانفطار کا سوال "تجھے تیرے کریم رب سے کس نے دھوکا دیا؟" ہر غافل انسان کے لیے آئینہ ہے کہ رب کی نعمتیں اور اس کی مہلت دھوکے کی وجہ نہ بنے۔ المطففین نے جزا کے عقیدے کو براہ راست مارکیٹ کی دیانت سے جوڑ دیا ہے: جو آخرت کو جھٹلاتا ہے وہی ناپ تول میں کمی کرتا ہے؛ یعنی معاشی بد دیانتی دراصل عقیدے کی بیماری کی علامت ہے۔ نیکوں کے لیے مشک کی مہر والا مشروب اور تسنیم کا چشمہ اس بات کی بشارت ہے کہ حلال کی کمائی کی لذت آخرت کی لذتوں کی پیشگی جھلک ہے۔

اختتام

خلاصہ یہ کہ یہ تین سورتیں قیامت کے مناظر، وحی کی صداقت اور دیانت داری کی تعلیم کا حسین امتزاج ہیں۔ آیاتِ قیامت (التکویر 1 تا 14)، انتباہی سوال (الانفطار 6) اور آیاتِ تطفیف (المطففین 1 تا 6) کے ترجمے خاص توجہ کے مستحق ہیں۔

سوال نمبر 4 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاعلیٰ تا سورۃ البلد کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے

تعارف

اس سوال میں چار متصل مکی سورتوں کا ترجمہ مطلوب ہے: سورۃ الاعلیٰ (سورت نمبر 87، انیس آیات)، سورۃ الغاشیہ (سورت نمبر 88، چھبیس آیات)، سورۃ الفجر (سورت نمبر 89، تیس آیات) اور سورۃ البلد (سورت نمبر 90، بیس آیات)، یعنی کل پچانوے آیات۔ یہ سلسلہ جزو عمّ کے اس حصے سے ہے جو زیادہ تر نمازوں اور مجالس میں پڑھا جاتا ہے۔ چاروں سورتوں کے مزاج میں خوبصورت تکمیل پائی جاتی ہے: الاعلیٰ میں تخلیق و ہدایت کی ہم آہنگی اور ذکر و نماز سے کامیابی کا اصول؛ الغاشیہ میں قیامت کے دن کے دو متضاد مناظر اور قدرت کی نشانیوں کی طرف دعوتِ غور؛ الفجر میں وقت کے مختلف مظاہر کی قسموں کے بعد تاریخی اقوام کی ہلاکت اور انسان کی مال پرستی پر تنقید؛ اور البلد میں انسان کی مشقت بھری تخلیق کے بعد "مشکل گھاٹی" چڑھنے یعنی غلام آزاد کرنے اور یتیم و مسکین کو کھلانے کی دعوت۔ جواب میں پہلے چاروں سورتوں کے اہم الفاظ کا مشترکہ لفظی جدول، پھر ہر سورت کا مکمل بامحاورہ ترجمہ الگ عنوان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "الْأَعْلَى" یعنی سب سے بلند، "سَوّٰى" یعنی درست، متناسب بنایا، "قَدَّرَ فَهَدٰى" یعنی اندازہ مقرر کیا پھر راہ دکھائی، "الْمَرْعٰى" یعنی چارہ، سبزہ، "غُثَآءً اَحْوٰى" یعنی سیاہی مائل خشک کوڑا، "نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى" یعنی ہم آپ کو آسانی کی راہ کے لیے سہولت دیں گے، "الْغَاشِيَة" یعنی چھا جانے والی آفت، یعنی قیامت، "عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ" یعنی محنت کرنے والی، تھکی ماندی، "ضَرِيعٍ" یعنی کانٹے دار زہریلی جھاڑی، "نَاعِمَة" یعنی آسودہ، تروتازہ، "زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ" یعنی بچھے ہوئے نفیس قالین، "الْفَجْرِ" یعنی صبح کی سپیدی، "لَيَالٍ عَشْرٍ" یعنی دس راتیں، "الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ" یعنی جفت اور طاق، "إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ" یعنی ستونوں والی قومِ ارم (عاد)، "جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ" یعنی وادی میں چٹانیں تراشیں، "ذِي الْأَوْتَادِ" یعنی میخوں والا، یعنی فرعون، "سَوْطَ عَذَابٍ" یعنی عذاب کا کوڑا، "لَبِالْمِرْصَادِ" یعنی گھات میں ہے، "كَبَدٍ" یعنی مشقت، سختی، "لُبَدًا" یعنی ڈھیر سارا مال، "النَّجْدَيْنِ" یعنی دونوں راستے (خیر و شر)، "اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ" یعنی مشکل گھاٹی پر چڑھا، "فَكُّ رَقَبَةٍ" یعنی گردن (غلام) آزاد کرنا، اور "مَسْغَبَةٍ" یعنی بھوک، فاقے کا دن۔

جدول 1: سورۃ الاعلیٰ تا سورۃ البلد کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
الْأَعْلَى	سب سے بلند	الْمَرْعٰى	چارہ، سبزہ
غُثَآءً اَحْوٰى	سیاہ خشک کوڑا	الْغَاشِيَة	چھا جانے والی (قیامت)
ضَرِيع	کانٹے دار جھاڑی	زَرَابِيّ	نفیس قالین
الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ	جفت اور طاق	الْأَوْتَاد	میخیں
لَبِالْمِرْصَاد	گھات میں	كَبَد	مشقت، سختی
الْعَقَبَة	مشکل گھاٹی	مَسْغَبَة	فاقے کا دن

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الاعلیٰ (مکمل، 19 آیات)

اپنے سب سے بلند رب کے نام کی تسبیح کیجیے؛ جس نے پیدا کیا اور درست بنایا، اور جس نے اندازہ مقرر کیا پھر راہ دکھائی، اور جس نے چارہ نکالا، پھر اسے سیاہی مائل خشک کوڑا بنا دیا۔ ہم آپ کو پڑھائیں گے تو آپ نہیں بھولیں گے، سوائے اس کے جو اللہ چاہے؛ بے شک وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو چھپا ہے اسے بھی۔ اور ہم آپ کو آسانی کی راہ کے لیے سہولت دیں گے۔ پس نصیحت کیجیے اگر نصیحت فائدہ دے۔ جو ڈرتا ہے وہ عنقریب نصیحت حاصل کرے گا، اور اس سے بڑا بدبخت دور رہے گا، جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہو گا؛ پھر اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا، اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی۔ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ بے شک یہ بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے: ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الغاشیہ (مکمل، 26 آیات)

کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ اس دن کچھ چہرے ذلیل ہوں گے، محنت کرنے والے، تھکے ماندے؛ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے؛ انہیں کھولتے چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار (زہریلی) جھاڑی کے سوا کوئی کھانا نہیں ہو گا، جو نہ موٹا کرے گی اور نہ بھوک دور کرے گی۔ اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنی کوشش پر خوش ہوں گے، بلند باغ میں ہوں گے؛ اس میں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہتا ہوا چشمہ ہو گا؛ اس میں بلند تخت ہوں گے، اور رکھے ہوئے جام، اور قطار میں لگے گاؤ تکیے، اور بچھے ہوئے نفیس قالین۔ پھر کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا؟ اور آسمان کو کہ اسے کیسے بلند کیا گیا؟ اور پہاڑوں کو کہ انہیں کیسے گاڑا گیا؟ اور زمین کو کہ اسے کیسے بچھایا گیا؟ پس نصیحت کیجیے، آپ تو نصیحت کرنے والے ہی ہیں؛ آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔ مگر جو منہ پھیرے اور کفر کرے، تو اللہ اسے سب سے بڑا عذاب دے گا۔ بے شک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے، پھر بے شک ہمارے ہی ذمے ان کا حساب لینا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الفجر (مکمل، 30 آیات)

قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی، اور رات کی جب وہ چل پڑے؛ کیا اس میں عقل والے کے لیے (کافی) قسم ہے؟ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ارم والوں کے ساتھ جو کے ستون (جیسے قد) تھے، جن جیسے کوئی شہروں میں پیدا نہیں کیے گئے؟ اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں؟ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ؟ (یہ سب) جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی، پھر ان میں خوب فساد مچایا؛ پس آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا۔ بے شک آپ کا رب گھات میں ہے۔ پس انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اسے آزماتا ہے، پھر اسے عزت دیتا اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور جب وہ اسے آزماتا ہے، پھر اس پر اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں! بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے، اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو، اور میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال سے بے حد محبت کرتے ہو۔ ہرگز نہیں! جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی، اور آپ کا رب آئے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے، اور اس دن جہنم حاضر کر دی جائے گی؛ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی، اور اب سمجھ آنے کا اسے کیا فائدہ؟ وہ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ پس اس دن نہ کوئی اس جیسا عذاب دے گا اور نہ کوئی اس طرح جکڑ کر باندھے گا۔ اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ آ، اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ البلد (مکمل، 20 آیات)

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں، اور آپ اس شہر میں قیام پذیر ہیں؛ اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی؛ یقیناً ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی ہرگز قادر نہیں ہو گا؟ وہ کہتا ہے: میں نے ڈھیر سارا مال اڑا دیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟ اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیے۔ پھر بھی وہ مشکل گھاٹی پر نہ چڑھا۔ اور آپ کیا جانیں مشکل گھاٹی کیا ہے؟ (وہ ہے) کسی گردن کو آزاد کرنا، یا بھوک (فاقے) والے دن کھانا کھلانا: کسی قرابت دار یتیم کو، یا مٹی میں پڑے ہوئے مسکین کو۔ پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور

ایک دوسرے کو رحم کی وصیت کی۔ یہی لوگ داہنے ہاتھ والے (خوش نصیب) ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہی بائیں ہاتھ والے (بدنصیب) ہیں؛ ان پر آگ ہو گی جو ان پر بند کر دی گئی ہو گی۔

اہم نکات اور حاصل

چاروں سورتوں میں نجات کی ایک ہی عملی شکل بار بار سامنے آتی ہے: ذکر و نماز، غور و فکر، اور کمزوروں کی خدمت۔ الاعلیٰ کی آیت "یقیناً کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا" تزکیے کو کامیابی کی شرط بتاتی ہے۔ الفجر نے بڑی وضاحت سے سمجھایا کہ تنگی و آسائش دونوں آزمائش ہیں، کرم و ذلت کا معیار نہیں؛ اصل رسوائی یہ ہے کہ انسان یتیم اور مسکین کو بھول جائے اور میراث و مال کی لالچ میں اندھا ہو جائے۔ البلد نے مشکل گھاٹی کی تشریح کر کے بتا دیا کہ برائی سے رکنے سے بڑا کام غلامی کی زنجیریں توڑنا اور بھوکے کو کھلانا ہے۔ اور سورت کے آخر میں "اے مطمئن نفس" والا خطاب ان چاروں سورتوں کا حاصل ہے: اطمینان دولت کی آسائش سے نہیں، ایمان اور نیک عمل سے نصیب ہوتا ہے۔

اختتام

خلاصے کے طور پر یہ چار سورتیں تزکیہ، آخرت کی تیاری اور انسانی خدمت کا مجموعہ ہیں۔ الفجر کی آخری پانچ آیات اور البلد کی "عقبہ" والی آیات (11 تا 17) کے تراجم اس سوال کی جان ہیں، انہیں خاص طور پر رواں و درست لکھا جائے۔

سوال نمبر 5 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الضحیٰ تا سورۃ العادیات کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔

تعارف

اس سوال میں سورۃ الضحیٰ (سورت نمبر 93) سے سورۃ العادیات (سورت نمبر 100) تک کی آٹھ سورتوں کا ترجمہ مطلوب ہے: الضحیٰ (گیارہ آیات)، الشرح (آٹھ آیات)، التین (آٹھ آیات)، العلق (انیس آیات)، القدر (پانچ آیات)، البینہ (آٹھ آیات)، الزلزال (آٹھ آیات) اور العادیات (گیارہ آیات)؛ مجموعی طور پر اٹھتر آیات بنتی ہیں۔ یہ حصہ قرآن کے ان مقامات پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان کی زندگی براہِ راست جڑی ہوئی ہے: وحی کے وقفے کے بعد حضور ﷺ کو تسلی اور عنقریب عطا کا وعدہ، سینہ کھولنے کی نعمت، پہلی وحی کا آغاز "اقرأ"، شبِ قدر کی فضیلت، دینِ قیم کی شرح، قیامت کے دن ذرہ برابر اعمال کی تول، اور انسان کی ناشکری و مال کی محبت پر تنقید۔ ان سورتوں کا انداز کہیں تسلی و محبت کا ہے، کہیں قسموں کے ذریعے دلائل کا، اور کہیں جھنجھوڑنے والے سوالات کا۔ جواب میں پہلے اہم الفاظ کا مشترکہ لفظی جدول، پھر آٹھوں سورتوں کا مکمل بامحاورہ ترجمہ چار گروہوں میں پیش کیا گیا ہے تاکہ ترتیب بھی واضح رہے اور کوئی سورت یا آیت رہ نہ جائے۔

لفظی ترجمہ: اہم الفاظ کے معانی

منتخب الفاظ یہ ہیں: "وَالضُّحٰی" یعنی قسم ہے چاشت کے وقت (دن چڑھے) کی، "سَجٰی" یعنی جب رات چھا جائے، سکون اختیار کرے، "مَا وَدَّعَکَ" یعنی آپ کو نہیں چھوڑا، "وَمَا قَلٰی" یعنی اور نہ ناراض ہوا، "اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی" یعنی کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا پھر ٹھکانا دیا، "ضَآلًّا" یعنی راہ تلاش کرنے والا، بے خبر، "عَآئِلًا" یعنی محتاج، تنگ دست، "فَلَا تَقْهَرْ" یعنی پس دباؤ نہ ڈالیے، زجر نہ کیجیے، "فَلَا تَنْهَرْ" یعنی پس مت جھڑکیے، "شَرَحْنَا لَکَ صَدْرَکَ" یعنی ہم نے آپ کا سینہ کھول دیا، "وِزْرَکَ" یعنی آپ کا بوجھ، "اَنْقَضَ ظَهْرَکَ" یعنی جس نے آپ کی پیٹھ توڑ رکھی تھی، "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ" یعنی جب فارغ ہوں تو محنت کیجیے (عبادت میں)، "وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ" یعنی قسم ہے انجیر اور زیتون کی، "طُوْرِ سِیْنِیْنَ" یعنی طورِ سینا (پہاڑ)، "اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ" یعنی بہترین ساخت، "اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ" یعنی سب سے نیچے گرا ہوا، "عَلَقٍ" یعنی جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے، "الْقَلَمِ" یعنی قلم، "لَیَطْغٰٓی" یعنی سرکشی کرتا ہے، "لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ" یعنی ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، "الزَّبَانِیَةَ" یعنی دوزخ کے سخت فرشتے، "لَیْلَةِ الْقَدْرِ" یعنی قدر کی رات، "الرُّوْحُ" یعنی جبریل، "الْبَیِّنَةُ" یعنی واضح دلیل، رسول، "دِیْنِ الْقَیِّمَةِ" یعنی درست دین، "زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا" یعنی زمین اپنے سخت زلزلے سے ہلا دی جائے گی،

"اَثْقَالَهَا" یعنی اپنے بوجھ (مردے وغیرہ)، "مِثْقَالَ ذَرَّةٍ" یعنی ذرے کے برابر وزن، "الْعَادِيَاتِ ضَبْحًا" یعنی ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑے، "الْمُورِيَاتِ قَدْحًا" یعنی ٹاپوں سے چنگاریاں نکالنے والے، "الْمُغِيرَاتِ صُبْحًا" یعنی صبح کے وقت حملہ کرنے والے، "اَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا" یعنی انہوں نے غبار اڑایا، "لَكَنُوْدٌ" یعنی بہت ناشکرا، اور "حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ" یعنی سینوں کی باتیں ظاہر کر دی جائیں گی۔

جدول 1: سورۃ الضحیٰ تا سورۃ العادیات کے اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
الضُّحٰى	چاشت، دن چڑھنا	سَجٰى	چھا گئی، ساکن ہوئی
وَدَّعَكَ	اس نے تجھے چھوڑا	قَلٰى	ناراض ہوا
عَائِلًا	محتاج، تنگ دست	تَنْهَرْ	جھڑکے، ڈانٹے
وِزْر	بوجھ	تَقْوِيم	ساخت، بناوٹ
عَلَق	جما ہوا خون	النَّاصِيَة	پیشانی
الْعَادِيَات	دوڑنے والے گھوڑے	كَنُود	ناشکرا

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الضحیٰ (11 آیات) اور سورۃ الشرح (8 آیات)

سورۃ الضحیٰ: قسم ہے چاشت کے وقت کی، اور رات کی جب وہ چھا جائے؛ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ ناراض ہوا ہے۔ اور یقیناً آخرت آپ کے لیے پہلی (حالت) سے بہتر ہے۔ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا؟ اور اس نے آپ کو راہ تلاش کرتا ہوا پایا پھر ہدایت دی۔ اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا پھر غنی کر دیا۔ پس یتیم پر دباؤ نہ ڈالیے، اور مانگنے والے کو نہ جھڑکیے، اور اپنے رب کی نعمت کا بیان کرتے رہیے۔

سورۃ الشرح: کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا؟ اور ہم نے آپ سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ پس بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے؛ یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پس جب آپ فارغ ہوں تو (عبادت کی) محنت کیجیے، اور اپنے رب ہی کی طرف راغب رہیے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ التین (8 آیات) اور سورۃ العلق (19 آیات)

سورۃ التین: قسم ہے انجیر اور زیتون کی، اور طورِ سینین کی، اور اس پر امن شہر کی؛ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے سب سے نیچے گرے ہوؤں میں لوٹا دیا، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ پس اس کے بعد کون سی چیز آپ کو جزا کے بارے میں جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ سورۃ العلق: پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے، اور آپ کا رب سب سے بڑا کریم ہے؛ جس نے قلم کے ذریعے سکھایا؛ اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ہرگز نہیں! بے شک انسان سرکشی کرتا ہے، اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔ بے شک آپ کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟ بھلا بتائیے اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو، یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو؟ بھلا بتائیے اگر اس (روکنے والے) نے جھٹلایا اور منہ پھیرا؛ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے: جھوٹی، خطاکار پیشانی۔ پس وہ اپنے مجلس والوں کو بلا لے؛ ہم بھی سخت گیر فرشتوں کو بلا لیں گے۔ ہرگز نہیں! اس کی بات نہ مانیے، اور سجدہ کیجیے اور (اللہ کے) قریب ہو جائیے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ القدر (5 آیات) اور سورۃ البینہ (8 آیات)

سورۃ القدر: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو قدر کی رات میں نازل کیا۔ اور آپ کیا جانیں قدر کی رات کیا ہے؟ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے اذن سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ وہ (رات سراسر) سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔ سورۃ البینہ: اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے کفر کرنے والے باز

آنے والے نہیں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آجائے: اللہ کی طرف سے ایک رسول، جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے، جن میں درست تحریریں ہوں۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ اس کے بعد ہی اختلاف میں پڑے جب ان کے پاس واضح دلیل آگئی۔ حالانکہ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اسی کے لیے خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں؛ اور یہی درست دین ہے۔ بے شک اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے کفر کرنے والے جہنم کی آگ میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے؛ یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔ بے شک وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے؛ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے؛ یہ (مقام) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

بامحاورہ ترجمہ: سورۃ الزلزال (۹ آیات) اور سورۃ العادیات (11 آیات)

سورۃ الزلزال: جب زمین اپنے سخت زلزلے کے ساتھ ہلا دی جائے گی، اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی، اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوا ہے؟ اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی، کیونکہ آپ کے رب نے اسے حکم بھیجا ہو گا۔ اس دن لوگ گروہ در گروہ لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جو شخص ذرے برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، اور جو شخص ذرے برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔ سورۃ العادیات: قسم ہے ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی، پھر ٹاپوں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی، پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کی، پھر انہوں نے اس (موقع) پر غبار اڑایا، پھر وہ اس کے ساتھ فوج کے بیچ میں جا گھسے؛ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، اور بے شک وہ خود اس پر گواہ ہے، اور بے شک وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ بھلا کیا وہ نہیں جانتا جب وہ کچھ جو قبروں میں ہے باہر نکال لیا جائے گا، اور جو کچھ سینوں میں ہے ظاہر کر دیا جائے گا؟ بے شک ان کا رب اس دن ان سے خوب باخبر ہو گا۔

اہم نکات اور حاصل

اس مجموعے کے اسباق زندگی کے ہر شعبے کو چھوتے ہیں۔ الضحیٰ مایوسی کے وقت تسلی کا سب سے دل نشین پیغام ہے کہ اللہ اپنے بندے کو نہ چھوڑتا ہے نہ ناراض ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ سماجی رویے کی ہدایت بھی ہے: یتیم اور سائل کے ساتھ سختی ممنوع ہے۔ العلق نے تعلیم و قلم کو وحی کی پہلی دستاویز میں جگہ دے کر علم کی دینی حیثیت ہمیشہ کے لیے قائم کر دی۔ القدر میں ایک رات کی عبادت کو عمر بھر کی عبادت سے افضل بتانا اللہ کی رحمت کے پیمانے کی مثال ہے۔ الزلزال کا ذرہ برابر حساب ہر چھوٹے عمل کو قیمتی بنا دیتا ہے۔ اور العادیات گھوڑے کی وفاداری کے مقابلے میں انسان کی ناشکری دکھا کر شرم دلاتی ہے کہ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور انسان اپنے رب کو بھول جاتا ہے۔

اختتام

مختصر یہ کہ الضحیٰ تا العادیات کا یہ سلسلہ تسلی، علم، عبادت کی قدر اور احتسابِ نفس کا حسین مجموعہ ہے۔ پہلی وحی (العلق 1 تا 5) شبِ قدر کی فضیلت اور الزلزال کی آخری دو آیات کے ترجمے اس سوال میں خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔

USMAN NOTES www.usmannotes.com